

امن و سلامتی کے بنیادی تقاضے اور قیام کی تدابیر

Basic Principles and Measures for Maintaining Peace and Serenity

نور حیات خانⁱ محمد ریاض خان الازہریⁱⁱ

Abstract

The biggest challenge of 21st century before the humanity is to make this world a peaceful abode. The human being has been entangled by destructive atomic weapons, made by its own hands. On the other hand, Islamic principles of peace are the excellent ones. The prophets of Allah Almighty always focused on the establishment of a pious and peace loving society. Islam forbids abusing even the false gods, just because it creates hatred. There is no use of force to change the faith and belief of any one. For peace and harmony in this world it is imperative to respect all religions. A true Muslim gives due regards to others honor, life and property which is key to peaceful living.

The advancement in science and technology the world has changed into a global village. The mutual cooperation is necessary for prosperity. This is only possible through a worldwide peace. Islam teaches to share trade, social norms, and culture. This paper is also guided in this contest.

دور جدید کا انسان اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے مہلک ترین ایٹمی ہتھیاروں کی تباہ کن جنگ کے لپیٹ میں ہے۔ تمام مذاہب کے پیروکار امن کے خواہاں ہیں۔ اسلام میں وہ شخص بہتر قرار دیا گیا ہے جو انسانوں کو نفع پہنچانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو کامیابی سے ہم کنار کرنے

i xxxxxx شعبہ اسلامیات، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

ii اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

کے لئے پیغمبروں کو بھیجا جن کی دعوت کا مقصد پاکیزہ اور پر امن معاشرہ کی تشکیل اور قیام تھا۔ اس لحاظ سے اسلام پوری انسانیت کا ہی خواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول کو تمام انسانیت کے

لیے رحمت اور بھلائی کا داعی بنا کر بھیجا ہے، فرمایا:

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا¹

"اے انسانو! میں تم سب کی طرف اس خدا کا پیغمبر ہوں"

اور دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ²

"اے نبی ﷺ! ہم نے تو تم کو دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"

باطل خداؤں پر عقیدہ رکھنے کے باوجود، اسلام نے ان کے باطل خداؤں کو بھی برے القاب اور گالی دینے سے باز رکھا ہے۔ اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ اسلام امن عالم کے لئے بین المذاہب ہم آہنگی اور رواداری کو انتہائی اہمیت دیتا ہے، کیونکہ زور زبردستی کسی کے فکر و عقیدہ کو تبدیل کرنا ممکن نہیں اور ایسا کرنے سے امن و سلامتی تباہ ہو جاتی ہے۔ لہذا امن عالم کے لیے ضروری ہے کہ ہم دوسروں کے مذہب و عقیدہ اور راہنماؤں کی عزت و احترام کریں اور امن و سلامتی کو ہر قیمت پر قائم رکھیں جو اسلام کا حکم ہے:

وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ³

"اور اے نبی، اگر دشمن صلح و سلامتی کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کے لیے آمادہ ہو جاؤ اور

اللہ پر بھروسہ کرو"

مؤمن اور مسلم امن و سلامتی کا داعی ہوتا ہے جو دوسروں کو جان و مال، عزت و ناموس اور ہر طرح کی امان فراہم کرتا ہے۔ اس اہم موضوع کی اہمیت کے پیش نظر مقالے کو مختلف مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے۔

مبحث اول: امن کا معنی و مفہوم

امن خوف کی ضد ہے اور اس کا مطلب ہے امن میں آجانا، مطمئن ہونا، امن کی جگہ

پانا، جیسا کہ الفراہیدی لکھتا ہے:

الْأَمْنُ: ضِدُّ الْخَوْفِ، وَالْفِعْلُ مِنْهُ: أَمِنَ بِأَمْنٍ أَمْنًا. وَالْمَأْمُنُ: مَوْضِعُ الْأَمْنِ. وَالْأَمْنَةُ مِنْ الْأَمْنِ.⁴

اس کا مادہ اَمَنَ (ا م ن) ہے، جو مذکورہ معنی کے علاوہ کئی ایک معنی میں مستعمل ہے۔

المعجم الوسيط میں ہے:

اِمْنٌ الْبَلَدُ: اِطْمَآنٌ فِيهِ اَهْلُهُ⁵ "ملک میں امن و امان ہو گیا اور اس کے باسی سلامتی پا کر مطمئن ہو گئے"

مفردات القرآن میں ہے:

أصل الأمن: طَمَأَيْنَتْهُ النَّفْسُ وَزَوَّالِ الْخَوْفِ⁶. "اصل میں امن کے معنی نفس کے مطمئن ہونے اور خوف نہ رہنے کے ہیں۔"

اس کا ایک معنی امان پانے کے ساتھ امن دینا بھی ہے، جیسا کہ رازی نے لکھا ہے:

أمن: الْأَمَانُ وَ الْأَمْنَةُ بِمَعْنَى، وَقَدْ أَمِنَ وَأَمَانًا وَ أَمْنَةً فَهُوَ آمِنٌ وَ أَمْنُهُ عَزِيْزُهُ مِنَ الْأَمْنِ وَ الْأَمَانِ⁷ "امان اور امن کا ایک ہی معنی ہے یعنی امن پانا اور دوسروں کو امن دینا۔"

اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت "المؤمن" بھی ہے۔ لغت کے ماہرین لکھتے ہیں:

المؤمن في صفة الله: الَّذِي آمَنَ الْخَلْقُ مِنْ ظُلْمِهِ. وَقِيلَ: الْمُؤْمِنُ: الَّذِي آمَنَ أَوْلِيَاءَهُ عَذَابَهُ⁸ "المؤمن اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ وہ اللہ جس کے ذات سے امن وابستہ ہے، مخلوق اس کے ظلم سے امن میں ہے اور وہ اپنے دوستوں کو اپنے عذاب سے بچائے گا"

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کے خوف سے امن کی دعا مانگا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ آمِن رَوْعَاتِي⁹. "اے اللہ مجھے خوف و گھبراہٹ سے امن دے۔"

اسی طرح امن بمعنی اعتماد کے بھی آتا ہے جیسا کہ یوسفؑ کے بھائیوں نے کہا:

قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَى يُوسُفَ¹⁰

"اباجان، کیا بات ہے کہ آپ یوسف کے معاملہ میں ہم پر بھروسہ نہیں کرتے؟"

اسی طرح مستامن بھی امن سے نکلا ہے؛ جیسا کہ بتاتے ہیں:

وَأَسْتَأْمِنُ: إِلَيْهِ دَخَلَ فِي أَمَانِهِ¹¹ "کسی سے امن طلب کرنا اور اس کے امان داخل ہونا۔"

لہذا جب ایک مسلمان کسی کو امان دیتا ہے اور پھر اسے دھوکہ دہی سے قتل کر دیتا ہے، تو آپ ﷺ نے اس سے ان الفاظ میں بے زاری کا اظہار فرمایا ہے:

من آمن رجلاً ثم قتلہ فأنا بریء منہ¹²

مختصر آئیہ کہ اسلامی تعلیمات سراسر امن و سلامتی پر مشتمل ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْدَبَةٌ لِلَّهِ فَمَنْ دَخَلَ فِيهِ فَهُوَ آمِنٌ¹³

"بے شک یہ قرآن اللہ کا دسترخوان ہے جو اس میں داخل ہو وہ امن پا گیا"

انگریزی میں امن کے لئے لفظ "Peace" استعمال ہوتا ہے، جس کے بارے میں

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا لکھتا ہے:

*Freedom from war and hostilities a state or relation of concord and amity in international law. That condition of a nation not at war with another*¹⁴.

"یعنی جنگ اور جنگی کارروائیوں سے آزادی، بین الاقوامی تعلقات میں اتحاد اور دوستانہ روابط اور

کسی قوم کی وہ حالت جس میں وہ کسی دوسری قوم سے حالت جنگ میں نہ ہو۔"

آکسفورڈ ڈکشنری میں لکھا ہوا ہے:

*Freedom from cessation of war*¹⁵.

"یعنی عارضی جنگ بندیوں سے آزادی کا نام امن ہے۔"

جب کہ مزید وضاحت کرتے ہوئے انسائیکلو پیڈیا آف ریسیجسٹین ریمپٹرز ہے:

امن و سکون کی حالت جنگ یا بے جا دخل اندازی سے نجات، خوف، شدید بے چینی کی

کیفیت، اخلاقی جنگ اور جنگی کارروائیوں سے نجات، باہمی اتحاد اور دوستی کی فضا¹⁶۔

مذکورہ بالا اقوال کی روشنی میں امن کا مفہوم کچھ یوں متعین کیا جاسکتا ہے:

"آسودگی قلب، داخلی اطمینان و سکون، بھائی کی کیفیت سے نجات، معاشرتی اعتبار سے باہمی

تعاون و اشتراک، سازگاری کی عمومی فضا، حقوق و فرائض کی متوازن ادائیگی اور معاشرتی حسن

و خوبی اس کے مفہوم میں شامل ہیں¹⁷۔"

مبحث دوم: امن و سلامتی کی ضرورت واہمیت

سائنس و ٹیکنالوجی کی بدولت دنیا عالمی قریے (Global village) میں تبدیل ہو گئی ہے۔ اس لئے اگر علوم جدیدہ کے ذریعے ذہنوں اور رویوں کے اندر مثبت تبدیلی لاکر انسانیت کی رہنمائی کا فریضہ ادا کر دیا جائے تو بعید نہیں کہ پیراوان مذاہب کے پیار و محبت، اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہو جائے اور امن عالم یقینی بنانا آسان ہو جائے۔ اسلام نے نیکی و بھلائی میں تو ہر ایک کے ساتھ تعاون کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوَىٰ وَ لَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ¹⁸

"جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں

ان میں کسی سے تعاون نہ کرو"

اسی طرح کتاب مقدس کہتی ہے:

"آؤ! ان باتوں کی جستجو میں رہیں، جو امن اور باہمی ترقی کا باعث ہوتی ہیں"¹⁹

اقوام عالم مشترکہ سیاسی مفادات رکھتے ہیں اور سائنس و ٹیکنالوجی کی ترقی کے بدولت دنیا کے فاصلے سمٹ کر رہ گئے ہیں، ملل و اقوام اور سلطنتوں کا باہم قریب ہونا ناگزیر اور ضروری ہو گیا ہے، کیونکہ کوئی بھی ملک تنہا اپنی ضرورت کو پوری کرنے کا متحمل نہیں ہے اور کاروباری، تجارتی اور صنعتی ضروریات کو پوری کرنے کے لئے اشتراک و تعاون کی ضرورت ہے جو امن عالم کے بغیر ممکن نظر نہیں آتا۔ اس سلسلے میں اسلام دوسروں کا اشتراک و تعاون چاہتا ہے اور یہی اختلاط، معاشرت اور تعاون و تقاہم انسانیت کی شرف و مجد بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں نہ صرف اہل کتاب کا ذبیحہ حلال کیا گیا ہے بلکہ ان کی عورتوں سے نکاح بھی مباح قرار دیا گیا ہے۔ اور مختلف پیر و کاروں مذاہب کے لین دین اور تجارت و معاشرت اور تہذیبی سلوک و تعامل کا قائل ہے، جیسے ان کی بیمار پرسی، دعوتوں کو قبول کرنا، ان کی عبادت گاہوں کا احترام، مذہبی شخصیات کی توقیر، ان سے ہدایا و تحائف کا تبادلہ اور پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی، ان کی زبانوں کا سیکھنا ملت کے تہذیبی ضرورتوں کے پیش نظر جائز و مباح اور مستحسن ہے، ہنرمند افراد کا تبادلہ انہی معاشرتی ضرورتوں

کا حصہ ہے، آفات و حوادث میں باہم مدد کرنا اور تعاون کا ہاتھ بڑھانا اسی تہذیبی ضرورت کے لوازمات میں سے ہیں۔ پیغمبر اسلام امن و سلامتی کے منارہ نور نے خود اس کی تعلیم و ترغیب دی ہے۔ اور یہی موجودہ دور کی اہم ضرورت ہے۔

مبحث سوم: امن کا دائرہ کار

اسلامی شریعت میں امن اور سلامتی؛ یہ دو اصطلاحیں ایمان اور اسلام سے ماخوذ ہیں۔ ایک کا مادہ اَمَنَ ہے اور دوسرے کا سَلِمَ ہے اور ان دونوں کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی امن و سلامتی۔ اسی طرح مسلمانوں کے تعارف کے لیے بھی مسلم اور مومن استعمال کیے جاتے ہیں۔

قدیم عبرانیوں کے نزدیک امن نہ صرف جنگ کے خاتمے کا نام ہے، بلکہ فلاح و بہبود بھی اس میں شامل ہے اور اسرائیلیوں کے نزدیک امن ایک معاشرتی تصور تھا جو کہ نظر آتا تھا۔ اس سے خاندانوں اور قوموں کے درمیان وسیع تعلقات قائم ہوتے ہیں۔

عیسائیت (کلیسا) کی تاریخ میں اگر امن ایک طرف روحانی سکون کا نام ہے تو دوسری طرف معاشرتی سیاسی ہم آہنگی اور عدل کے قیام کا بھی ذریعہ تھا۔ اس سے انصاف کی جنگ کا تصور نکلا، امن کا عام مفہوم انفرادی اور اجتماعی بھلائی کا نام ہے اور سامی ادیان میں اسلام کا تصور امن و سلامتی بہت زیادہ ممتاز، جامع اور تفصیلی ہے²⁰۔

اسلام سے پہلے حالات ایسے خراب اور دگرگوں تھے کہ کسی طرف بھی امن و سلامتی کا تصور نہیں کیا جاسکتا تھا، اس افراتفری اور فساد کی کیفیت کو قرآن ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمَلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ²¹

"خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا جو لوگوں کے ہاتھوں کی کمائی کا نتیجہ ہے تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے، جو انہوں نے کیے تاکہ وہ رجوع کریں"

آپ ﷺ نے جو دعوت دی سر اسرا امن و سلامتی کی تھی اور جب بھی کسی کو دعوتی خط ارسال فرماتے تو اس میں ضرور یہ لکھا ہوتا تھا:

أَسْلِمَ تَسْلِمًا²²

"اسلام قبول کرو تو امن و سلامتی کی زندگی بسر کر لو گے"

امن و سلامتی کے پیش نظر حضرت محمد ﷺ نے ہجرت مدینہ کے بعد سب سے پہلے جو کام کیا وہ بیثاق مدینہ تھا، جس سے ہر ممکن صورت ریاست کے داخلی حالات کو پر امن، اور پرسکون بنایا۔

وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ²³

"اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو، کچھ

شک نہیں کہ وہ سنتا اور جانتا ہے"

اس وقت حالات اتنے خراب تھے کہ دعوت امن میں بھی کھٹکا لگا رہتا، لیکن اسلام نے خطرات کے باوجود اس کی ترغیب دی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَبْرَحَ أَعْمَالُكُمْ²⁴

"ہمت نہ ہارو اور صلح کی طرف بلاؤ اور تم تو غالب ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے وہ ہرگز تمہارے

اعمال کو کم نہیں کرے گا"

پروفیسر خورشید احمد لکھتے ہیں:

اسلام وہ دین ہے جو خدا کی حاکمیت کی بنیاد پر ایک پورا ضابطہ حیات پیش کرتا ہے اور انسان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسے قبول کرے اور اس کی پیروی کرے کیونکہ خدا کے قانون کے آگے بھگنے اور اس کی اطاعت کرنے کا نام ہی اسلام ہے کہ خدا کی بندگی اور اطاعت کے نتیجے میں زندگی کا جو نقشہ ابھرے گا، وہ امن و سلامتی کی نعمتوں سے مالا مال ہو گا اور انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے بعد بھی انسان کو اس کی ابدی زندگی کے بعد بھی سلامتی اور آشتی میسر آئے گی²⁵۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پورے کا پورا اسلام میں داخل ہونے کا حکم دیا ہے، ارشاد باری ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السَّلْمِ سَكِينَةً²⁶

"اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ"

امن و سلامتی الہامی تعلیمات کی خصوصیت ہے

بائبل لکھتی ہے:

"آؤ! ہم ان باتوں کی جستجو میں رہیں جو امن اور باہمی ترقی کا باعث ہوتی ہیں، صرف کسی شے کے کھانے کی خاطر خدا کا کلام مت بگاڑو۔ ہر چیز پاک تو ہے لیکن اگر تیرے کسی چیز کے کھانے سے دوسرے کو ٹھوکر لگتی ہے تو اسے مت کھا اور اگر تیرے گوشت کھانے، مے پینے یا کوئی ایسا کام کرنے سے تیرے بھائی کو ٹھوکر لگے تو ان سے پرہیز لازم ہے۔"²⁷

ترقی اس وقت ممکن ہے جب امن، سکون اور سلامتی ہو جس پر الہامی مذاہب کا اتفاق ہے۔
بائبل کا بیان ہے:

سچائی اور سلامتی کو عزیز رکھو²⁸۔

قتل و غارت اور فساد برپا کرنے سے امن و امان اور سلامتی داؤ پر لگ جاتی ہے اور انسانی جان خطرے میں پڑ جاتی ہے، جو کبیرہ گناہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا²⁹

"اس (قتل) کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو ناحق قتل کرے گا، بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں فساد کرنے کی سزا دی جائے، اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی زندگی کا موجب ہو تو گویا تمام لوگوں کی زندگی کا موجب ہوا"

بائبل میں فساد اور غارت گری سے نفرت ان الفاظ میں مذکور ہے:

"میں خداوند انصاف کو عزیز رکھتا ہوں اور غارتگری اور گناہ سے نفرت کرتا ہوں اس لئے میں انہیں سچائی کے ساتھ اجر دوں گا اور ان کے ساتھ ایک ابدی عہد باندھوں گا"³⁰۔

معاشرہ کے امن و چین تباہ کرنے اور خوف و ہراس پھیلانے والے عناصر کے لئے اسلام میں بہت سخت سزائیں مقرر ہیں۔

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَخُوا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ جِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ³¹

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے پھریں، ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی پر چڑھا دیے جائیں یا ان کی ایک طرف

کے ہاتھ اور ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں۔ یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے"

ایسے ظالم جو امن و سلامتی کو داؤ پر لگانے والے ہو، کسی رحم کے مستحق نہیں۔ بائبل اس بارے میں رقمطراز ہے:

خداوند فرماتا ہے کہ شریروں کے لیے سلامتی نہیں ہے³²۔

مزید کہتی ہے:

"ان کے اعمال برے ہوتے ہیں اور وہ اپنے ہاتھوں سے ظلم ڈھاتے ہیں۔ ان کے قدم بدی کی طرف دوڑتے ہیں اور وہ بے گناہ کا خون بہانے میں بڑی عجلت سے کام لیتے ہیں، ان کے خیالات برے ہوتے ہیں اور ان کی راہیں تباہی اور بربادی کی طرف لے جاتی ہیں۔ سلامتی کی راہ وہ جانتے ہی نہیں، نہ ہی ان کے سامنے انصاف کے راستے ہیں، انہوں نے اپنی راہیں ٹیڑھی کر لی ہیں۔ اس لئے جو کوئی ان پر چلے گا وہ سلامتی کا منہ نہ دیکھ پائے گا"³³۔

اسلام میں امن و سلامتی کی وسعت اور تدابیر

اسلام میں امن و سلامتی کا دائرہ بہت وسیع ہے جو جان و مال، عزت و ناموس، عقیدہ و مذہب اور عقل و نسل کی تحفظ و سلامتی کو اپنے دائرے میں شامل کرتا ہے۔ جو انسان کی کل ضروریات اور قیام امن کی بہترین تدابیر ہیں³⁴۔

1. جان و مال اور عزت و ناموس کی امن و سلامتی

اسلام میں جو ذمہ داریاں انسان پر عائد کی گئی ہیں وہ دوسروں کا حق اور امانت ہے، جس کی ادائیگی ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا³⁵

"بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت اہل امانت کے سپرد کر دو"

حزمتوں کی پاسداری کی تاکید نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان الفاظ میں کی تھی:

أَلَا إِنَّ دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا³⁶

"بے شک تمہارے خون، تمہاری جائیدادیں اور تمہاری عزت و آبرو اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح آج (عرفہ) کا دن قابل احترام ہے اور جس طرح یہ مہینہ (ذوالحجہ) اور یہ شہر (مکہ) قابل احترام ہے"

ایک مؤمن کی جان کو جو امان و اہمیت حامل ہے، وہ اسلام میں ایک غیر مسلم شہری کو بھی حاصل ہے۔ ایک ذمی کے خون کا احترام اجاگر کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُّعَاهِدًا ، لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ³⁷

"جس نے کسی معاهد (ذمی) کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھ سکے گا"

تحفظ جان کے ساتھ اسلام نے مال کو بھی تحفظ و سلامتی دی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ³⁸

"اور اپنے مال آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ"

اسلام نے قتل ناحق پر قصاص اور مال محرز کے چوری کرنے پر قطع ید مقرر فرمایا ہے اور اسی طرح انسانوں کے جان و مال اور عزت و ناموس کو سلامتی عطا کی ہیں، ایسا دین دہشت گردی، فساد، افراتفری اور قتل و غارت گری کی اجازت کیسے دے سکتا ہے؟

2. عقیدے کی امن و سلامتی

اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس کے دامن میں عقیدے کی سلامتی اور آزادی کا اصول

ملتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ³⁹

"دین کے معاملے میں زبردستی نہیں ہے بیشک ہدایت یقیناً گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے"

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا ہے:

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ⁴⁰

"تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین"

اسلام میں عقیدہ و مذہب کی سلامتی کا جو تصور ملتا ہے وہ کسی اور دین میں ملنا مشکل ہے، مسلم دنیا کے محقق و سیرت نگار ڈاکٹر محمد حمید اللہ اس سلسلے میں رقمطراز ہے:

"قرآن کریم میں ہمیں یہ اصول ملتا ہے کہ ہر مذہبی کمیونٹی کو کامل داخلی خود مختاری دے دی جائے حتیٰ کہ انہیں نہ صرف عقائد کی آزادی حاصل ہو بلکہ وہ اپنی عبادت اپنے مذہبی طریقے پر کر سکیں بلکہ اپنے ہی قانون، اپنے ہی ججوں کے ذریعے اپنے مقدمات کا فیصلہ بھی کروائیں، اس حوالے سے کامل داخلی خود مختاری کا قرآن کریم کی کئی آیات میں ذکر ہے، جن میں سے ایک آیت بہت ہی واضح ہے 41۔"

وَلِتُحْكُمَ اَهْلُ الْاِيْمَانِ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ 42

"انجیل والوں کو چاہئے کہ اس کے مطابق احکام دیا کریں، جو اللہ نے انجیل میں نازل کی ہے"

قیام امن کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی کہ لوگوں کو عقیدے کی امن و سلامتی اور آزادی دے دی جائے۔

عقل و نسل کی سلامتی

اسلام میں عقل کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لئے جو تدبیر اختیار کی گئی ہے وہ یہ کہ نہ صرف

شراب کو بلکہ ہر قسم کی نشہ آور چیزوں کو حرام قرار دیا گیا ہے،۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَمَنْفَعٌ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَمُوْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ 43

"پوچھتے ہیں آپ سے اے پیغمبر شراب اور جوئے کے بارے میں تو انہیں بتادو کہ ان دونوں

چیزوں میں بڑا گناہ بھی ہے"

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاَجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ 44

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، یہ شراب اور جو اور یہ آستانے اور پانسے، یہ سب گندے

شیطانی کام ہیں، ان سے پرہیز کرو"

آپ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ 45

"ہر نشہ آور شے حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے یعنی عقل پر پردہ ڈالنے والی ہے۔"

اسی طرح نسل انسانی کی بقا حفاظت جان کا اہم ذریعہ ہے جس کے لئے اسلام میں نکاح کو عبادت قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنَّ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ⁴⁶

"تم سے جو مرد عورت بے نکاح ہوں، ان کا نکاح کر دو اور اپنے نیک بخت غلام لونڈیوں کا بھی، اگر وہ مفلس بھی ہو گئیں، تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کشارِ دگر والا علم والا ہے۔"

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحِ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمَنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فِتْيَانِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ..... فَأِذَا أَحْصَيْتُمْ فَإِنَّ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ⁴⁷

"اور جو کوئی تم میں سے اس بات کی طاقت نہ رکھے کہ خاندانی مسلمان عورتیں نکاح میں لائے تو تمہاری ان لونڈیوں میں سے کسی سے نکاح کر لے جو تمہارے قبضے میں ہوں اور ایماندار بھی ہوں۔۔۔ پھر جب وہ قید نکاح میں آجائیں پھر اگر بے حیائی کا کام کریں تو ان پر آدھی سزا ہے جو خاندانی عورتوں پر مقرر کی گئی ہے۔"

آپ ﷺ نے نکاح کو سنت و عبادت قرار دیا:

النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي وَتَزَوَّجُوا فَإِنِّي مُكَاتِّرٌ بِكُمْ الْأُمَّةَ وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ⁴⁸

"نکاح میری سنت ہے جو میری سنت پر عمل نہ کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نکاح کیا کرو، اس لئے کہ تمہاری کثرت پر میں امتوں کے سامنے فخر کروں گا اور جس میں استطاعت ہو تو وہ نکاح کر لے۔"

بحث چہارم: امن و سلامتی کے بنیادی تقاضے

امن و سلامتی جو ایک نعمتِ خداوندی ہے اور موجودہ حالات کے تناظر میں اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے، اس کے کئی ایک تقاضے ہیں؛ جن کا لحاظ رکھنا از حد ضروری ہے اتنی کہ جتنا آج کھانا اور دوسری ضروریاتِ زندگی ضروری ہیں۔ اگر امن اسلامی نہیں ہے تو باقی وسائل

زندگی بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ان بنیادی تقاضوں میں سے چند ایک کا تذکرہ ذیل کی سطور میں کیا جا رہا ہے۔

1. سچائی و راست بازی

کسی بھی دور میں امن و امان اور سلامتی کو بر باد کرنے کے اسباب میں ظلم اور نا انصافی کے اعمال سرفہرست ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف راست بازی اور عدل و انصاف سے خلق خدا نہ صرف دنیا میں سکون پاتے ہیں بلکہ آخرت میں بھی باعث نجات و آرام ہے۔ بائبل کا بیان ہے:

"راستی پر چلنے والے سلامتی میں داخل ہوتے ہیں، اور موت کی حالت میں آرام پاتے ہیں" ⁴⁹۔

جب کہ قرآن میں ارشاد ہے:

قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ ⁵⁰

"فرمایا اللہ نے، یہ ہے وہ دن جس میں فائدہ پہنچائے گا سچوں کو ان کا سچ۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

الصَّدْقُ يُنْجِي ⁵¹ "سچائی باعث نجات ہے۔"

آج لوگوں کا آپس میں اعتماد سچائی کی فقدان اور جھوٹ و دھوکہ دہی کی وجہ سے ختم ہو رہا ہے۔ یہ اعتماد خواہ افراد کے درمیان ہو یا اقوام کے درمیان، امن کے حوالے سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

2. احکاماتِ الہی کی اتباع

امن و سکون اور رزق کی فراوانی کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے سے مشروط کر دیا گیا

ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أَنْزَلْنَا إِلَيْهِمْ مِنْ رَحْمَةٍ لَأَكَلُوا مِنْ فَوْهِمِمْ وَمِنْ تَحْتِ
أَرْجُلِهِمْ ⁵²

"اگر وہ قائم کرتے تورات اور انجیل کو (اپنے عمل سے) اور جو نازل کیا گیا ان کی طرف ان کے رب کی جانب سے (تو فراخ رزق دیا جاتا انہیں حتیٰ کہ) وہ کھاتے اوپر سے بھی اور نیچے سے بھی۔"

قریش مکہ کو اللہ نے ان الفاظ میں امن کا احساس یاد دلایا ہے:

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ⁵³

"پس انہیں چاہیے کہ اسی گھر کے رب کی عبادت کرتے رہیں، جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور ڈر (اور خوف) میں امن و امان دیا۔"

بائبل (احبار) کا بیان ہے:

"پس تم میرے احکام پر عمل کرنا اور میرے قوانین کو پوری طرح ماننا تو تم اس ملک میں امن کے ساتھ بسے رہو گے، تب زمین اپنی پیداوار دیگی اور تم پیٹ بھر کر کھاو گے اور وہاں محفوظ بسے رہو گے⁵⁴۔"

پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ راہنمائے انسانیت تھے، اور اس لحاظ سے آپ ﷺ پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے امن و سکون اور سلامتی و آشتی کا ماحول مہیا ہونا از بس ضروری تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر امن و سلامتی کے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں، خواہ وہ موقع، حلف الفضول ہو یا میثاق مدینہ ہو یا صلح حدیبیہ۔

3. اجتماعی عدل و انصاف کا قیام

الہامی تعلیمات میں عدل و انصاف کو بڑے اہتمام کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سے معاشرے کا امن و سلامتی وابستہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ⁵⁵ "بے شک اللہ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔"

اور سب سے بڑا عادل اللہ تعالیٰ خود ہے:

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ⁵⁶

"ہم نے اپنے رسول نشانیوں کے ساتھ بھیجے اور ان کے ہمراہ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ وہ لوگوں کے درمیان عدل کر سکیں۔"

اور اہل ایمان کو بھی عدل و انصاف سے کام لینے کا حکم ہے، خواہ کوئی جانی دشمن کیوں نہ ہو:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ⁵⁷

"اے ایمان والو! اللہ کے لئے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ عدل چھوڑ دو، عدل کیا کرو کہ یہ تقویٰ کی بات ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔"

یہاں تک کہ اسلام میں باپ کا بدلہ بیٹے سے لینے کی بھی گنجائش نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

أَلَا لَيْحُنِي وَإِلِدِ عَلِيٍّ وَوَلَدِهِ 58 "خبردار باپ کا بدلہ بیٹے سے نہیں لیا جاسکتا۔"

عدل اور انصاف کرنے والے قاضی کے لئے آپ ﷺ نے عظیم الشان خوشخبری سنائی ہے:

إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عَلَىٰ مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَلَىٰ بَيْنَتَيْنِ الرَّحْمٰنُ الَّذِيْنَ يَعْدِلُونَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ 59

"عدل و انصاف کرنے والے لوگ اللہ کے نزدیک دائیں جانب نور کے منبروں (منبروں) پر بیٹھے ہوئے ہونگے (یہ ان کا عزاز ہے) کہ وہ قضاء کے معاملات اور لوگوں کے درمیان انصاف کیا کرتے تھے۔"

بائبل عدل و انصاف اور مساوات کے حوالے سے رقمطراز ہے:

"خداوند تمہارے خدا کے تمہیں دیے ہوئے ہر شہر میں اپنے ہر قبیلے کے لئے قاضی اور حاکم مقرر کر لو جو سچائی سے لوگوں کا انصاف کریں۔ تم انصاف کا خون نہ کرنا اور غیر جانبدار رہنا، تم رشوت نہ لینا کیونکہ رشوت دانشمندی آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہے اور راست بازوں کی باتوں کو توڑ مروڑ ڈالتی ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ انصاف پر قائم رہنا تاکہ تم جیتے رہو 60۔"

بائبل میں ایک دوسری جگہ لکھا ہے:

"تم خدا کا کلام سنو! خداوند فرماتا ہے کہ انصاف اور راست بازی کے کام کرو، مظلوم کو اس پر ظلم کرنے والے کے ہاتھ سے چھڑاؤ، بیگانہ، یتیم اور بیوہ کے ساتھ برا سلوک نہ کرو 61۔"

4. قانونی مساوات کا لحاظ

جب اسلام کی دعوت بلند کی گئی تو انسانیت لفظ مساوات سے نا آشنا ہو چکی تھی۔ ایسے حالات میں دین اسلام نے مساوات کا درس دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اسلام نے تمام انسانوں کو مساوی قرار دیا اور واضح کیا کہ عمل صالح کے سوا فضیلت و امتیاز کا کوئی اور معیار نہیں، عزت و شرف اگر ہے تو ان کے لیے جو زیادہ متقی اور پاکباز ہو۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے:

إِنَّ أَعْرَضَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَنْتَقَاتُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ⁶²

"بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو متقی ہے۔"

اسی طرح بنیادی انسانی ضروریات اور بنیادی حقوق مساوی ہیں۔ ان بنیادی انسانی حقوق کے بارے میں مساوات کا اعلان محمد مصطفیٰ ﷺ نے جیزہ الوداع کے موقع پر کیا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ آبَاءَكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَبِيٍّ، وَلَا لِعَجَبِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدٍ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى⁶³

"اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے، تمہارا باپ ایک ہے، سنو! کسی عربی کو نجی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر، سوائے تقویٰ کے۔"

ڈاکٹر خالد علوی مرحوم لکھتے ہیں:

"یہ بات ذہن نشین رہے کہ جس مساوات انسانی کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ اس سے مراد ہے معاشرتی اور سیاسی حقوق کی مساوات، بنیادی انسانیت کی مساوات اور یہ ایسی مساوات ہے جو خود ساختہ امتیازات کو یکسر مٹا دے۔ ایسی مساوات نہیں جو غیر فطری اور ناممکن الحصول ہو۔ ایسی نہیں جس کے لیے انسانوں کی آزادی سلب کر لی جائے اور انہیں انسانیت سے نکال کر مشین یا حیوان بنا دیا جائے۔ اسلام سماجی، شہری اور سیاسی مساوات کی ضمانت دیتا ہے⁶⁴۔"

قانون کی نظر میں سب برابر ہونے چاہئے، کسی کی طرفداری اچھی چیز نہیں بلکہ یہ الہامی تعلیمات کا خاصہ ہے۔ اس سلسلے میں بائبل کا بیان ہے:

"اور اس وقت میں نے تمہارے قاضیوں کو یہ تاکید کی تھی کہ تم اپنے بھائیوں کے مقدمے سنا کر اور انصاف کے ساتھ فیصلے کیا کرو خواہ وہ معاملہ کسی آدمی سے، خواہ وہ اسرائیلی ہو یا کوئی پردیسی تعلق، انصاف کرتے وقت کسی کی طرفداری نہ کرنا⁶⁵۔"

اسلام نسلی منافرت کی مذمت کرتا ہے اور انسانی اخوت اور مساوات کی راہ دکھاتا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ وَمَنْ أَخْصَى عَبْدَهُ أَخْصَيْنَاهُ⁶⁶

"جو اپنے غلام کو قتل کرے گا اسے ہم قتل کریں گے، جو اس کی ناک تراشے گا اس کی ناک تراش لی جائیگی اور جو اس کو خنسی کرے گا، ہم اسے خنسی کریں گے۔"

شریعت اسلامی کی نظر میں سارے مساوی ہیں۔ اس اعلیٰ قانونی مساوات کا اندازہ خود نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا هَلْكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا يَتَّبِعُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيعِ وَيَتْرَكُونَ الشَّرِيفَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَأَنَّ فَاطِمَةَ (بِنْتُ مُحَمَّدٍ) فَعَلَتْ ذَلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا⁶⁷

"تم سے پہلے جو امتیں گزری ہیں وہ اسلئے توتباہ ہوئیں کہ وہ لوگ کم تر درجہ کے مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دیتے تھے اور برتر درجے والوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہ (بنت محمد ﷺ) بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹنے سے بھی ہرگز دریغ نہ کرتا۔"

انبیاء کے حالات ہوں یا تعلیمات ان میں بہترین ہم آہنگی اور امتزاج پایا جاتا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو گا کہ تمام انبیاء بفرمان نبوی علائی بھائی ہیں اور بھائیوں میں ہم آہنگی اور تقریب کے امکانات و نشانات روشن ہی رہتے ہیں۔

5. احترام انسانیت کی بحالی اور انسانی حقوق کی پاسداری

اسلام میں امن و امان، انسانیت کے احترام اور اس کے حقوق کی حفاظت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، اسے دین انسانیت بھی کہا جاتا ہے۔ حقوق العباد کے عنوان سے اسلام کا شرعی کلیہ بھی موجود ہے جس کا توسیعی مظہر امن و سلامتی، رحمت و رأفت اور احترام انسانیت ہی سے ماخوذ ہوتا ہے اور اسی بنیاد پر اسے دین رحمت بھی کہا جاتا ہے۔ اسلام کا منشور دہشت گردی، فساد فی الارض اور انسانی طبقات کی ایذا رسانی کی سراسر مخالفت کرتا ہے اور ایسا کرنے والوں کو مجرم اور شرعی حدود و تعزیرات کا سزاوار ٹھہراتا ہے لیکن پھر بھی اس مفروضے کا عام ہونا کہ اسلام دہشت گردی اور انتہا پسندی کا سبق دینے والا اور اس کی پذیرائی کرنے والا، تشدد اور سخت گیر مذہب ہے تو انسانی دنیا کے لئے شرم سے ڈوب مرنا چاہئے⁶⁸۔

اسلام میں انسان کو شرف، فضیلت اور عظمت محض انسان ہونے کی بناء پر حاصل ہے۔ ایک بار طواف کے دوران خانہ کعبہ کو مخاطب کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَا أَطْيَبَكَ وَمَا أَطْيَبَ رِيحَكَ مَا أَعْظَمَكَ وَمَا أَعْظَمَ حُرْمَتَكَ وَالَّذِي نَفْسَ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ
لِحُرْمَةِ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ اللَّهِ أَعْظَمَ مِنْ حُرْمَتِكَ مَالَهُ وَدَمُهُ⁶⁹ کتنا پاکیزہ ہے تو، اور کیسی خوشگوار
ہے تیری فضا، کتنا عظیم ہے تو اور کتنا محترم ہے تیرا مقام، مگر اس خدا کی قسم جس کے قبضے میں
محمد ﷺ کی جان ہے ایک مسلمان کے جان و مال اور خون کا احترام اللہ کے نزدیک تیری
حرمت سے بھی زیادہ ہے۔"

کسی بھی انسان کو اس وقت تک زندہ رہنے کے جائز اور فطری حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا
جب تک وہ خدائی قانون کے احترام ملحوظ خاطر رکھتا ہے، قرآن حکیم کا حکم ہے:

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ⁷⁰ اس جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام
(محترم) ٹھہرایا مگر حق کے ساتھ۔"

امام قرطبی فرماتے ہیں:

"یہ آیت اس شخص کے قتل کی ممانعت کر رہی ہے جسے اللہ نے محفوظ کر رکھا ہے، خواہ وہ
مومن ہو یا معاهد (ذمی)، سوائے اس حق شرعی کے جس کی رو سے اس کو قتل کرنا واجب
ہے۔"⁷¹

6. فساد کی حقیقی روک تھام

اللہ فساد اور فساد یوں کو پسند نہیں کرتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَتَّبِعِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ⁷² اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ
کیونکہ اللہ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔"

حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے کئی ممالک کے فوائد اسی میں مضمر ہیں کہ دنیا میں انتشار موجود رہے۔
کیونکہ اگر دنیا میں امن قائم ہو جائے گا تو ان کا کاروبار ماند پڑ جائے گا۔ اکثر ان بڑے بااثر ملکوں کی
وجہ سے انسانی خون، احترام انسانیت، بنیادی انسانی حقوق کی پامالیاں ہو رہی ہیں۔ جو امن کے لئے
چیلنجز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی تناظر میں ملکی سطح پر بھی امن و سلامتی کی حقیقی کوششیں بروئے کار
لانے چاہیے، محض زبانی جمع خرچ سے امن کا قیام ممکن نہیں ہے۔ ریاستی قوانین کی بے لاگ نفاذ
(Implementation) وقت کا تقاضا ہے۔

7. اسلامی سزائیں اور قیام امن

اسلامی سزائیں قیام امن کی ضامن ہیں، جبکہ خدا بیزار اور مادر پدر آزاد تہذیبوں کے دعویداروں نے اس کے خلاف واویلا مچا رکھا ہے اور انسانیت کی عزت و وقار اور امن و سکون تباہ کر رہے ہیں اور قدیم و جدید غلامی اور تمرد و سرکشی کی ساری حدوں کو پھلانگتے جا رہے ہیں۔ اس کے مقابلے میں اسلامی سزائیں اور حدود انسانیت کو عفت، پاکدامنی، امن و سکون اور حقوق کی پاسداری و ضمانت فراہم کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ⁷³

"قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے، اے اہل عقل! تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔"

سید ابوالاعلیٰ مودودی رقمطراز ہیں:

"انسان جب تک حق کا احترام کرتا ہے اس کا خون واجب الاحترام رہتا ہے مگر جب وہ سرکشی اختیار کر کے "ناحق" پر دست دراز کرتا ہے تو اپنے خون کی قیمت خود کھودیتا ہے، پھر اس کے خون کی قیمت اتنی بھی نہیں رہتی جتنی پانی کی ہوتی ہے"⁷⁴۔

آپ ﷺ نے حدود اللہ کی فوائد کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرٍ أَوْ زَيْعِينَ لَيْلَةً فِي بِلَادِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ⁷⁵

"اللہ کی حدوں میں سے ایک حد قائم کرنے کی برکت چالیس دن کی بارش سے بھی زیادہ ہے۔"

اس برکت کی وجہ بیان کرتے ہوئے سید مودودی رقمطراز ہیں:

"بارش کی برکت یہ ہے کہ اس سے زمین سیراب ہوتی ہے، فصلیں خوب تیار ہوتی ہیں، خوشحالی بڑھتی ہیں، مگر اقامت حدود کی برکت اس سے بڑھ کر ہے کہ اس سے فتنہ و فساد اور ظلم و بدامنی کی جڑ کٹتی ہے، خدا کی مخلوق کو امن و چین سے زندگی بسر کرنا نصیب ہوتا ہے اور دنیا کو زمین سے وہ طمانیت میسر آتی ہے جو تمدن کی جان اور ترقی کی روح ہے"⁷⁶۔

اسلام بے لاگ عدل و انصاف کے قیام کا حکم دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْغَرِيبِ وَالْبَعِيدِ وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَأَنَّمِ⁷⁷

"آپ ﷺ نے فرمایا: حدود اللہ کو قریب اور بعید کے تمام لوگوں پر [بلا تفریق] یکساں قائم کرو اور اللہ کے اس حکم کے نفاذ میں کسی کے ملامت سے خوف نہ کھاؤ۔"

جہاد فی سبیل اللہ اور امن و سلامتی

جہاد اسلامی فساد نہیں۔ قتال و جہاد فی سبیل اللہ سے اس کا تعریف خود بخود واضح ہوتا ہے۔ یعنی وہ فی سبیل اللہ سرگرمی جس کی اجازت اللہ خود دے۔ خاص کر ایسے حالات میں کہ اہل کفر و شرک فتنہ و فساد بھریا کر رہے ہوں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ⁷⁸ اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔ اور اگر باز آجائیں تو خدا ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔"

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وِلِيًّا وَاجْعَل لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الظَّالِمِينَ فَفَاتَلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا⁷⁹

"آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا لیے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ خدایا ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں، اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر دے۔ جن لوگوں نے ایمان کا راستہ اختیار کیا ہے، وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جنہوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا ہے، وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں، پس شیطان کے ساتھیوں سے لڑو اور یقین جانو کہ شیطان کی چالیں حقیقت میں نہایت کمزور ہیں۔"

ایسے فتنوں، فساد، اور دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف لڑنے والوں کا اسلام میں بڑا رتبہ بتایا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَجَاهَدُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَكْبَرًا عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ⁸⁰

"اللہ کے ہاں تو انہی لوگوں کا بڑا درجہ ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اس کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جان و مال سے جہاد کیا وہی کامیاب ہیں۔"

حواشی و حوالہ جات

- 1 سورة الاعراف: ۱۵۸: ۷
- 2 سورة الانبياء: ۱۰۷: ۲۱
- 3 سورة الانفال: ۶۱: ۸
- 4 الفراهیدی، التحلیل بن احمد، کتاب العین: ۸: ۳۸۸، دار و مکتبہ الهلال، (س-ن)۔۔۔ علی بن اسماعیل بن سیدہ المرسی، المحکم والمحیط الأعظم: ۱۰: ۴۹۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲۰۰۰ء
- 5 مجموعہ علماء: المعجم الوسيط: ۱: ۲۷، دار الدعوة: استانبول ترکیا، ۱۹۸۹ء
- 6 راغب اصفہانی، الحسین بن محمد، مفردات القرآن: ۶۷، دار الکتب العربی: بیروت، ۱۴۱۲ھ
- 7 محمد بن ابی بکر بن عبد القادر، مختار الصحاح: ۱: ۲۲، المکتبہ العصریہ - الدار النموذجیہ، بیروت، صید، ۱۹۹۹ء۔۔۔ احمد بن فارس بن زکریاء القزوینی الرازی، أبو الحسن، مجمل اللغة: ۱: ۱۰۲، مؤسسہ الرسالہ بیروت - ۱۹۸۶ء
- 8 الزبیدی، محمد مرتضیٰ الحسینی، تاج العروس: ۱: ۱۴۷، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۴ء
- 9 الأزهري، محمد بن أحمد، تہذیب اللغة: ۱۵: ۳۷۰، دار النشر: دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۲۰۰۱ء
- 10 سورة يوسف: ۱۲: ۱۱
- 11 مختار الصحاح: ۱: ۲۲
- 12 الهروی، أبو عبید القاسم بن سلام، غریب الحدیث: ۳: ۳۰۲، دائرة المعارف العثمانیہ، حیدرآباد، ۱۹۶۴ء
- 13 الدارمی، عبد اللہ بن عبد الرحمن، مسند الدارمی: ۲: ۲۰۹۳، دار المغنی للنشر والتوزیع، العربیہ السعودیہ، ۲۰۰۰ء
- 14 انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا: ۱۷: ۴۱۲
- 15 Oxford dictionary P:811
- 16 The Encyclopedia of religion P:22, V
- 17 حمید اللہ عبد القادر، ڈاکٹر، پیغمبر امن: ۳۳۹، دار السلام لاہور، (س-ن)
- 18 سورة المائدہ: ۵: ۲
- 19 بائبل (رومیوں): ۱۴: ۱۹
- 20 The encyclopedia of religion P:221,222, V:7

- 21 سورة الروم ۳۰: ۴۱
- 22 بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب: باب بدء الوحی: باب: کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ، حدیث (۷) دار الفکر، بیروت، لبنان، ۲۰۰۰ء
- 23 سورة الانفال ۸: ۶۱
- 24 سورة محمد ۴: ۳۵
- 25 خورشید احمد، پروفیسر، اسلامی نظریہ حیات: ۴، ادارہ معارف اسلامی، کراچی، (س-ن)
- 26 سورة البقرہ ۲: ۲۰۸
- 27 بائبل (رومیوں) ۱۴: ۱۹ - ۲۱
- 28 بائبل (زکریا) ۸: ۱۹
- 29 سورة المائدہ ۵: ۳۲
- 30 بائبل (یسعیہ) ۶۱: ۸
- 31 سورة المائدہ ۵: ۳۳
- 32 بائبل (یسعیہ) ۴۸: ۲۲، ۵۷: ۲۱
- 33 بائبل (یسعیہ) ۵۸: ۶-۸
- 34 دیکھئے: نوائے وقت لاہور ۱۰-۲۶، ۲۰۰۵ء
- 35 سورة النساء ۴: ۵۸
- 36 بخاری، کتاب: الحج، باب: الخطبہ ایام منی، حدیث (۱۷۴۱)
- 37 بخاری، کتاب: الجزیہ والموادع، باب: اثم من قتل معاهد الغیر جرم، حدیث (۳۱۶۶)
- 38 سورة البقرہ ۲: ۱۸۸
- 39 سورة البقرہ ۲: ۲۵۶
- 40 سورة الكافرون ۱۰۹: ۶
- 41 محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی: ۱۶۲، دارالاشاعت کراچی، ۱۹۸۸ء
- 42 سورة المائدہ ۵: ۴۷
- 43 سورة البقرہ ۲: ۲۱۹
- 44 سورة المائدہ ۵: ۹۱ - ۹۰

- 45 النسائی، أحمد بن شعیب، أبو عبد الرحمن، سنن النسائی الکبریٰ 3: 170، مکتبہ دار الباز - مکہ المکرّمہ، 1993ء
- 46 سورة النور: 32
- 47 سورة النساء: 25
- 48 ابن ماجه، محمد بن یزید القزوينی، ابواب النکاح، حدیث (1836) کتب السنه، دار السلام، 2000ء
- 49 بائبل (یسعیاه) 3: 57
- 50 سورة المائدہ: 119
- 51 متقی الہندی، کنز العمال، الفصل الثانی فی تعدیل الاخلاق المحمودہ، حدیث (329) مؤسسہ الرسالہ، 1981ء
- 52 سورة المائدہ: 66
- 53 سورة القریش: 106: 3-3
- 54 بائبل (اخبار) 25: 18-19
- 55 سورة النحل: 16: 90
- 56 سورة الحديد: 57: 25
- 57 سورة المائدہ: 8
- 58 الدرر القطنی، علی بن عمر، السنن، کتاب البیوع 3: 35، مکتبہ قدوسیہ لاہور، (س-ن)
- 59 نسائی، أحمد بن شعیب، السنن (کتب السنه)، کتاب آداب القضاء، فضل الحاکم العادل فی حکمہ، حدیث (5381)
- دار السلام الرياض، 2000ء
- 60 بائبل (استثناء) 12: 20-18
- 61 بائبل (یسعیاه) 22: 3-2
- 62 سورة الحجرات: 39: 13
- 63 امام احمد بن حنبل، مسند، باب، حدیث رجل من اصحاب النبی ﷺ 5: 311، مؤسسہ الرسالہ، 2001ء
- 64 ڈاکٹر خالد علوی، ثقافت کا اسلامی تصور: 33-34، دعوہ اکیڈمی فیصل مسجد اسلام آباد، 2005ء
- 65 بائبل، استثناء 1: 16-17
- 66 الطبرانی، أبو القاسم سلیمان بن أحمد، المعجم الکبیر 7: 198، دار احیاء التراث العربی، 1983ء
- 67 بخاری، کتاب الحدود، باب اقامہ الحدود علی الشریف والوضیع، حدیث (6787)
- 68 استاد انصاریان <http://www.ahl-ul-bayt.org>

69 ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب حرمت دم المؤمن وماله، حدیث (۳۹۳۲)

70 سورة الاسراء: ۱۷-۳۳

71 قرطبی، محمد بن أحمد، الجامع لأحكام القرآن، سورة الانعام: ۵: ۱۵۱، دار عالم الکتب، الرياض، السعودیہ، ۲۰۰۳ء

72 سورة القصص: ۲۸-۷۷

73 سورة البقرہ: ۲-۱۷۹

74 مودودی، سید ابوالاعلیٰ، الجہاد فی الاسلام: ۳۲، اسلامک پبلی کیشن لاہور، (س-ن)

75 ابن ماجہ، ابواب الحدود، باب اقامة الحدود، حدیث (۲۵۳۷)

76 الجہاد فی الاسلام: ۳۱

77 ابن ماجہ، السنن، ابواب الحدود، باب اقامة الحدود، حدیث (۲۵۴۰)

78 سورة الانفال: ۸-۳۹-۴۰

79 سورة النساء: ۴-۷۵-۷۶

80 سورة التوبة: ۹-۲۰